39806 ـ ذى روح كا خاكہ بنانے كا حكم

سوال

اسلام ميں خاكے بنانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

رسم يعنى خاكہ بنانے كے دو معنى ہيں:

ايك يہ كہ ذى روح كا خاكہ بنانا، سنت نبويہ ميں اس كى حرمت آئى ہے، اس ليے ذى روح كا خاكہ بنانا جائز نہيں، كيونكہ صحيح حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہر مصور آگ ميں جائيگا "

اور ايك دوسرى حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

" روز قيامت سب سے زيادہ شديد عذاب مصوروں كو ہو گا جو اللہ تعالى كى مخلوق پيدا كرنے كا مقابلہ كرتے ہيں "

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان يہ بھى ہے:

" تصاوير والوں كو روز قيامت عذاب ديا جائيگا اور انہيں كہا جائيگا كہ جو تم نے بنايا تھا اس ميں جان ڈالو "

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود خور اور سود دينے، اور مصور پر لعنت فرمائى ہے، تو يہ تصوير كے حرام ہونے پر دلالت كرتى ہے، اور علماء كرام نے اس كى شرح يہ كى ہے كہ اس سے ذى روح جانوروں اور انسانوں اور پرندوں كى تصوير مراد ہے.

ليكن جس ميں روح نہيں اس كا خاكہ بنانا، يعنى دوسرے معنوں ميں پہاڑ درخت ہوائى جہاز گاڑى وغيره كا خاكہ بنانے

میں اہل علم کے ہاں کوئی حرج نہیں.

اور حرام خاکہ میں سے اسے استثنی کیا جائیگا جس کی ضرورت ہو، مثلا مجرموں کا خاکہ بنانا تا کہ لوگ اسے پہچان سکیں اور اسے پکڑا جا سکے، یا شناختی کارڈ کی تصویر جس کے بغیر چارہ نہیں، اور تصویر کے بغیر اسے حاصل کرنا ممکن نہیں، اور اسی طرح اس کے علاوہ جس کی ضرورت پڑے.

اس لیے اگر حکمران دیکھے کہ کسی چیز کے خطرناک ہونے کی بنا پر اس کی تصویر بنانے کی ضرورت ہے، تا کہ مسلمان اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں اور اسے پہچان سکیں، یا پھر کسی دوسرے اسباب کی بنا پر تو اس میں کوئی حرج نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی نے اس سب کی تفصیل بتا دی ہے جو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے الانعام (119).